قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

دولت عثمانیہ کے جدید انقلاب کے متعلق سچے واقعات اور معزولی سلطان عبدالحمید
خان ثانی کے وجوہات غیر حالات کا مجموعہ اور اخبارات کی رائیں

المسمّٰی بہ

انقلاب

ٹرکی

جسے

بہ حافظ عبدالحلیم متوطن ٹونک نے بنہایت دیدہ ریزی مختلف
اخبارات سے جمع کرکے پیشکش خدمت ناظرین کیا

باہتمام تام وسعی مالاکلام جناب منشی محمد نذیر صاحب
لکھنوی مدرس مدرسہ انجمن اسلام بمبئی

مطبع قیصر سار میں چھپکر شایع ہوا

ا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسوقت میں جو عظیم الشان انقلاب سلطنت عثمانیہ میں واقع ہوا ہے اُس نے عام مسلمانوں کی توجہ اسطرف مبذول کر دی ہے اور ہر شخص سابق سلطان المعظم حضرت غازی عبد الحمید خان کی معزولی اور جدید سلطان حضرت محمد رشاد آفندی کی تخت نشینی کے صحیح واقعات کی تلاش اور جستجو میں لگا ہوا ہے اس لئے خاکسار کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس انقلاب کے متعلق جو خبریں اور مضامین مختلف اخبارات میں شایع ہوئی ہیں اُنکو ایک رسالہ کی صورت میں شایع کرے تاکہ ہر شخص بہت آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے اور مختلف اخبارات جمع کرنے اور دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔

خاکسار۔ حافظ عبد الحلیم ٹونکی
مولف رسالہ ہذا

خاقان ابن خاقان سلطان بن سلطان عبدالحمید خان ثانی

حکومت نے تم سے کیا گر کنارا	تو اس میں نہیں کچھ اجارا تمہارا
زمانے کی گردش سے ہر کسکو چارا	کبھی پایان سکندر بھی یہاں ہیں ہودرا

نہیں ہے بادشاہی کچھ آخر خدائی
جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

سلطان المعظم کیون معزول کئے گئے

سلطان المعظم کے تخت وتاج سے دست بردار کئے جانیکی کچھ حقیقت معلوم ہوئی ہے جسے ہم ذیل مین درج کرتے ہین - معزولی کے قبل قسطنطنیہ اور ممالک اسلامیہ کے شیخ الاسلام نے مندرجۂ ذیل فتوی ترکی کی مجلس شوری مین پیش کیا تھا -

سوال

۱- جو امام اور خلیفۂ وقت بعض مقدس تحریرون کو برباد کرے اور شریعت کے خلاف املاک اپنے قبضہ مین رکھے اوسکے متعلق کیا حکم ہے

۲- جس نے اپنی رعایا پر ظلم وستم توڑے ہون جس نے خون کرائے ہون اور برخلاف احکام شریعت رعایا کے افراد کو قید خانہ مین ڈالدیا ہو یا جلاوطنی کی سزا دی ہو - اوس خلیفہ کی متعلق کیا احکام ہین

۳- جس خلیفہ یا امام نے رعایا کی مال کو تلف اور برباد کیا ہو اوسکا کیا حشر ہونا چاہیے

۴- جس نے مطابق احکام شریعت غر احکومت چلانیکے حلف اوٹھائے ہون اور پھر اوسکی خلاف ورزی کی ہو اوسکے متعلق کیا حکم ہے -

۵- جس خلیفہ یا امام وقت نے روپیہ برباد کیا ہو اور مالی امداد و بکر مسلمانون مین باہم خونریزی اور جنگ برپا کرائی ہو اور جس خلیفہ کی

لئے ضائع ہیں وقعت اور عزت باقی نہ رہی ہو اوسکے لئے کیا حکم ہے؟

شیخ الاسلام کا جواب

ایسے خلیفہ یا امام وقت کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ وہ تخت وتاج سے دست بردار ہو جائے۔

مذکورہ بالا فتوی کی رو سے ترکی کی مجلس شوری نے سلطان المعظم عبدالحمید خان کو بتاریخ ۲۶- اپریل بوقت دوپہر تخت سے معزول کر دینے کا رزولیوشن پاس کرلیا۔ شیخ الاسلام کی جانب سے جو رزولیوشن پاس کیا گیا تھا اوسکی ایک نقل لیکر تین اصحاب کا ایک وفد دولمہ باغچہ محلسرائے ہیں جدید سلطان رشاد آفندی کی خدمت ہیں گئے اور وہاں سے جدید سلطان مع آپکے خاص مصاحب ایک اسٹیم لانچ ہیں سوار ہوکر اسلامبول ہیں وارد ہوئے اور وہاں سے گاڑی ہیں سوار ہوکر عمارت دربار شاہی کی جانب روانہ ہوئے۔ جہاں پر ملک کے امرا رؤسا حکام مشیران سلطنت اور وزراء وغیرہ حاضر تھے حاضرین سے جدید سلطان کا تعارف کرایا گیا اور کل حاضرین نے سلطان کی طرح آپکی تعظیم و تواضع کی اور کل حاضرین کی موجودگی ہیں جدید سلطان نے آئینی اور دستوری حکومت کے مطابق ملکی کاروبار سرانجام دینے کے حلف اوٹھائے۔ توپوں کی سلامی سر کی گئی اور سلطان محمد پنجم کے نام سے وہ سلطان قرار دیئے گئے۔

سابق سلطان کی حفاظت

ایک اخباری نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی مجلس شوریٰ ۲۶-اپریل کو
قرار پائی تھی اوسوقت کل کاروبار خفیہ طور پر سرانجام دیے گئے تھے
ایک ممبر مجلس شوریٰ نے مجھے یقینی طور پر خبر دی کہ شوریٰ کا پہلا اور مقدم
کام یہ تھا کہ سابق سلطان عبد الحمید خان کے متعلق بحث چھڑی کہ آیندہ
انکے لیے کیا کارروائی کی جائے۔ شیخ الاسلام نے آپکے خلاف بہت کچھ
تہمتیں رکھیں اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ سلطان المعظم نے قرآن شریف
کے خلاف کیا تھا۔ اور خلیفہ یا امام وقت کیلیے جو باتیں ضروری ہیں ان
سے آپ کو کوئی حس نہ تھا۔ نوجوان ترکوں میں آپکے خلاف بڑا جوش پیدا
ہو گیا ہے مگر بڑے بوڑھے ہوں تجربہ کار اور پرانے خیالات کے لوگوں کا
انہیں خوف تھا لہذا سلطان سابق کے ساتھ لطف و مدارات تعظیم
و تواضع اور معقول وظیفہ مقرر کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔

افسوس ہے کہ کل سلطان عبد الحمید خان شہنشاہ روم تھا اور آج وہ اپنی
قوم کے ہاتھ میں ایک قیدی ہے قوم نے جو کچھ اسکی خدمات کا صلہ دیا
زمانہ اسی کا شاہد ہے نیکی کا بدلہ برائی ایک عرصہ سے ہوتا آیا ہے اس میں
شک نہیں اور ینگ پارٹی کا کوئی ترک اس سے انکار نہیں کرسکتا
کہ اگر سلطان عبد الحمید کا دم نہ ہوتا تو ترکی سلطنت کبھی کی نیست و
نابود ہو جاتی اور آج صفحہ ہستی پہ اس کا نام و نشان نہ رہتا شخصی حکومت

کی قدر تا جو کچھ کمزوریان ہوتی جا ہین وہ تو بیشک موجود نہین مگر
جس نامعقول حرکت سے قوم نے اپنے محسن ملک کے ساتھ سلوک کیا
ہے وہ ہرگز ان کمزوریونکا انتقام نہین ہو سکتا۔

عبدالحمید خان کے دل مین نہ صرف ملک اور قوم کا درد ہے
بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا مدبر ہے اور نظربندی کی حالت مین بھی ہم اسکی
مدبری کے اسی طرح قائل ہین جس طرح کہ اسکی تخت نشینی کے وقت تھے
واللہ باللہ ثم باللہ اتنے سالہا سال تک انگلی پر یورپ کو نچایا ہے
کس کا پرنس بسمارک اسمین بچاس بسمارکون کی تدبیر کے لحاظ سے
روح حلول کی ہوئی ہے اسکے مدرسے کا ایک ادنی طالبعلم موجہانداری
مین پرنس بسمارک سے کم مرتبہ نہین رکھتا یورپ نے اسکی روشن ضمیری
اسکے اعلیٰ تدبر اسکی شاندار حکومت کو قبول کر لیا ہے اور یورپ کے
بڑے بڑے پولیٹیشن اسکی ڈپلومیسی پر سر جھکاتے ہین ہمین یاد ہے لندن پنچ
نے ایک دفعہ سلطان کا ایک کارٹون بنایا تھا وہ کارٹون یہ تھا کہ
سلطان ہاتھ مین بین لیکے کھڑے ہوئے ہین اور یورپ کی کل بادشاہ
اور شہنشاہ صف بستہ سلطان کے آگے استادہ ہین سلطان بین بجا
رہے ہین جسوقت وہ جھکتے ہین سب جھک جاتے ہین اور جسوقت وہ
کھڑے ہوتے ہین کھڑے ہو جاتے ہین اس کارٹون کے معنے یہ تھے یورپ
کے شاہون کی باگ سلطان کے ہاتھ مین ہے جسطرف انھین چاہین

بھیجدین اور جسطرف چاہین رجوع کردین۔
ایک متعصب سنے متعصب یورپی سیاح نے بھی جو ایک دفعہ سلطان سے مل لیا سلطان کی بیحد تعریف کی ہے اگرچہ بعض خونی حادثات پر مسٹر گلیڈاسٹون سابق وزیر انگلستان کی دہوان دہار اسپیچون سے اہل یورپ نے سلطان کو ایک مہیب خونی دیوسے تعبیر کیا تھا مگر اصلی معاملات کے انکشاف پر یہ ہولناک خطاب واپس لے لیا اور اسبات کو تسلیم کر لیا کہ سلطان مین نہ صرف انصاف ہی ہے بلکہ وہ رحم کا پتلا بھی ہے۔
عبدالحمید مین اسکے دادا محمود کی بہت ہی اعلیٰ صفات اور عمدہ خصلتین ودیعت ہوئی ہین وہ جیسی شاندار زندگی بسر کرتا ہے ویساہی مستقل مزاج اور صابر بھی ہے اگرچہ محمود کو جو کچھ اپنے چچا سلیم سے تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا تھا اسکے مقابلے مین بہت کم موقع ملا ہے مگر تو بھی اسکی جدوجہد اور اسکے جذبات نے اسکے لئے ایک اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا دروازہ کھولدیا۔
سلطان کو یقین کامل ہے کہ ترکون کو ابھارنے اور انہین ایک شائستہ قوم بنانے کے لئے تعلیم کی اشد ضرورت ہے چنانچہ اس خیال سے اسنے اسکول اور کالج اپنی تمام سلطنت مین قائم کردیے ہین اور برابر اسی دھن مین لگا ہوا ہے اور اسی کی کوششون کا یہ نتیجہ

ہے کہ اسکی رعایا کو تعلیم کی زبردست قوت کا احساس ہونے لگا ہے سلطان سے جہانتک ممکن ہوسکا اسنے اندرون ملک میں سڑکون کی بنانے اور صنعت وحرفت کے کارخانے جاری کرنے مین کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اسی کے طفیل سے یورپ کے مہاجنون نے اپنا کرد رہا روپیہ اسکے ملک مین ریلون کی تعمیر مین صرف کر دیا اوسی طرح معدنیات مین بھی مثل ریلون کے یورپ کا کرورہا روپیہ ترکی مین لگا ہوا ہے۔

اپنے تخت نشینی کے زمانے سے جتنی کوششین رعایا کی فلاح وبہبود کی سلطان عبد الحمید نے کین وہ سب بار آور ہوئین تجارت وزراعت مین انتہا درجہ ترقی ہوئی اور مداخل ومخارج مین بھی وہ ترقی ہوئی کہ باید وشاید اسی طرح جب سلطان کی توجہ ملک کی حفظان صحت پر ہوئی تو اسمین بھی ایک شاندار ترقی کے آثار معلوم ہونے لگے ملک کے مختلف حصص مین سیکڑون اسپتال قائم ہو گئے اور تجربہ کار اور ہوشیار ڈاکٹرون کی ایک جماعت بیمارونکے علاج کرنے کے لئے مقرر ہو گئی اس کارروائی سے یورپ نے سلطان کی بہت ہی تعریف کی۔

ولیم لکھتا ہے اب اسے سلطنت کرتے ہوے بیس برس گذر گئے ہیں اسنے نہایت نازک حالتون مین حکمرانی شروع کی اسے اس سے

پہلے اتنی بڑی سلطنت کے حکومت کرنیکے لیئے نہ تجربہ تھا نہ تعلیم تھی
اپنے تھوڑے سے علم سے جو اسے دنیا کا حاصل تھا اور وہ اسوقت
مین بالکل وزرائے سلطنت کے ہاتھ مین تھا اور ایک روسی فوج
قسطنطنیہ کے دروازون پر پڑی ہوئی تھی اس حالت مین خفیف سی
امید بھی نہین ہوسکتی تھی کہ ترکی سلطنت پھر زندہ ہوجائیگی اور ترقی
کریگی مگر اس عالی دماغ اور مستقل مزاج شہنشاہ نے انگلستان کی مدد
سے روسی لشکر کو ملک کے باہر نکالا

اور پھر انگلستان اور یورپ کی آنکھون
کے آگے ان سازشون کو سزا دی جو ملک کے لیئے وبا بنے ہوئے تھے
اسنے ایک ایسی گورمنٹ کی بنیاد ڈالی جو اس بات کی صاف شہادت
دے رہی تھی کہ اسکی حکمرانی امن اور بہبود کے ساتھ شروع ہوئی ہے
جس سے ترکی قوم پر برکتین نازل ہونگی اور اسکے صدقے مین قدیم مشرقی
جاہ وجلال پھر ایک دفعہ عود کر آئے گا جو مصائب اسے پیش آئے
اور جن پریشانیون مین وہ گرفتار رہے یہ تو اسے بطور ورثہ ملی ہین مگر ان
پریشانیون مین بھی ثابت قدم رہنا یہ ایک خاص صفت ہے جو اسمین
ودیعت ہوئی ہے (پھر وہی مصنف لکھتا ہے) آخر مین ہم دعا کرتے
ہین کہ سلطان عبدالحمید مدت تک سلطنت کرے اور تکالیف و مصائب
مین اپنی رعایا کا حامی و مددگار رہے۔ ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہین

کہ عبد الحمید نے ایک شاندار زمانہ اپنے ملک کی ترقی اور شادمانی کا پیدا
کر دیا اور اپنے لیئے نجات دہندہ ملک کا ایک غیر فانی لقب ہمیشہ کے لیئے
حاصل کر لیا فقط (ولیم کا بیان ختم ہو گیا) جس شائستہ فوج نے ینگ
پارٹی کے اشارے سے آج اس بے نظیر شہنشاہ کو قید کیا ہے یہ شائستہ
فوج اسی قیدی سلطان کی بنائی ہوئی ہے وہ جنگاوری اور اژدہا پیکر
توپیں جنکے وزنی گولے اس محسن کش فوج نے اسکے محلات کے اوپر چلائے
اسی کی بہم پہونچائی ہوئی ہیں اس سے پہلے ترکی میں ایسی شائستہ فوج کا
نام و نشان بھی نہیں تھا نہ یہ سامان حرب تھا اور نہ یہ تعلیم فنون جنگ
تھی ینگ پارٹی اور اوسکی انجمن اتحاد اسی سلطان کی پیدا کی ہوئی ہے
کس نیاموخت علم تیر از من ؎ کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد
اگر دیکھا جائے تو درحقیقت سلطان کا کچھ بھی قصور نہیں ہے مگر
بیوقوف ینگ پارٹی نے اپنی حد سے تجاوز کر کے اپنی نامعقولیت اور
بیہودگی کا اس برے طریقے سے اظہار کیا ہے کہ جب تک ترکی سلطنت
قایم ہے وہ ہمیشہ لعنتوں اور ملامتوں کی آماجگاہ بنی رہے گی اسی
سلطان کے تو صدقے میں ینگ پارٹی پیدا ہوئی اور اسیکی صدقے میں
ملک کو پارلیمنٹ کے حقوق عطا ہوئے آج یہ احسان فراموش قوم
جب اپنے محسن سلطان سے سب کچھ حاصل کر چکی تو اسے آناً فاناً میں تخت
سے اوتار دیکے برطرف کر دیا ہمارا مخاصمت کچھ بھی نہیں ہے صرف نوجوان

ترکی جماعت کی بے اعتدالی اور جلد بازی سے قسطنطنیہ مین اس
ثار و اغویزیکا ظہور ہوا اسکی اصلیت صرف اسقدر ہے کہ نوجوان ترکی
جماعت اناپ شناپ بعض مذہبی خیالات مین دست اندازی کرنے لگی
تھی اور فوجی افسرون کا ردوبدل ایسے ایسے غیر محتاط طریقے سے شروع
کردیا تھا کہ فوج کا بڑا حصہ جو شریعت غرا کا اپنے کو حامی سمجھتا ہے
چشم زدن مین بد دل ہوگیا اور اس نے چاہا کہ موجودہ جلسہ وزرا کو برطرف
کردے اور شریعت کے احکام جہانتک ممکن ہو پامال نہ ہونے دے
قسطنطنیہ مین جو کچھ بیس پچیس ہزار فوج رہتی تھی اسنے اپنے نوجوان ترکی
افسرون کو انکی غیر محتاط حکمت عملی اور مذہبی دراندازی کی وجہ سے قتل کردیا
اور وہ فوج سیدھی اپنے سلطان کے محل کے نیچے آکے نعرے مارنے لگی مگر
واہ رے سلطان بجائے ان کو جوش دینے کے اس نے صاف لفظون مین
ان سے یہ کہا میرے بچو جاؤ خوش رہو اور اپنے افسرون کی اطاعت کرو
افسرون کی تابعداری سے کبھی انحراف نکرنا یہ تمہارا شاندار اور نہ ہے
جو تمہین نسلاً بعد نسل ملتا چلا آیا ہے اگر سلطان مثل خونی شاہ ایران
کے اپنے ملک کا بدخواہ ہوتا تو ینگ پارٹی کی فوجون کو جو کامیابی پر
کامیابی حاصل ہوتی ہوئی چلی گئی اسکا وہم و گمان بھی نہ ہوتا اور
تمام قسطنطنیہ خون مین نہا جاتا اور جب تک لاکھون کشتون کے پشتے
نہ لگ جاتے سلطان پر ہاتھ پڑنا ناممکن تھا انجمن اتحاد ترقی کی تنبیت

چونکہ برگشتہ تھی اسنے سلطان کو بذریعہ تاربرقی اطلاع دی کہ یہ مخالفت
انکی اسوجہ سے کیجاتی ہے کہ آپنے عمداً حلف شکنی کی ہے سلطان پر یہ بالکل
جھوٹ اور بہتان عظیم باندھا گیا ہے اس عظیم الشان سلطان کی نسبت
نادانون نے یہ افواہ بھی اڑا دی تھی کہ سلطان نے تخت چھوڑ دیا اور
انگریزی سفارتخانے مین آکر پناہ لی۔ حالانکہ جو لوگ سلطان کی شاہانہ
جبروت اور مستقل مزاجی سے واقف تھے انھون نے ایسی گپ کو چانڈو
خانہ کی گپ سے زیادہ اپنی نظرون مین وقعت نہین دی سلطان المعظم کبھی
اپنی جگہہ سے ہلنے والے نہین تھے اسنے اسی مین اپنا فخر سمجھا کہ اپنے کو اپنی
احسان فراموش فوج کے ہاتھہ مین دیدے اور اپنے محل مین ہرگز خون کی
ایک بوند نہ گرنے دے۔ یہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر سلطان کو تخت
نشینی منظور رہتی اور وہ چاہتا کہ مین سلطان رہون تو وہ فوراً محل کے
باہر فوجی لباس مین چلا آتا اسوقت ممکن تھا کہ قسطنطنیہ کے والنٹیر اور
حملہ آور فوج سلطان سے مقابلہ کرتی اور یہ ینگ پارٹی اور اسکی انجمن اتحاد
کی جانپر بنجاتی مگر یہ صلح اور امن کا پتلا ایک تخت نہین ہزار تخت اپنی قوم
پر سے خواہ وہ احسان فراموش ہی کیون نہو قربان کرنیکے لئے تیار بیٹھا ہوا تھا
اسکی تو دلی خواہش یہی تھی کہ خونکی ایک بوند بھی نگرے مگر چند ہزار آدمیونکا
جو کچھہ خون بہا یہ بالکل اسکی لاعلمی مین ہوا اور اسکی مرضی کے خلاف تھا
جسوقت سلطان نے دیکھا کہ اسکے احسان فراموش اور برگشتہ سپاہی ٹڈی دل

کی طرح چارون طرف سے قسطنطنیہ پر حملہ آور ہو رہے ہین تو وہ فوراً عزلت
نشین ہو گیا اور اپنے وزیر خارجہ توفیق پاشا کے سوا ہر وزیر کی باریابی سے
انکار کر دیا جس وقت توفیق پاشا سلطان المعظم کے پاس گئے تو سلطان نے
بے تابانہ لہجہ مین کہا کہ مین بڑے اضطراب سے دستور کی حمایت کرنیوالی فوج کا
انتظار کر رہا ہون تاکہ بہت جلد خونریزی کا اندیشہ جاتا رہے اور جن مفسدون
نے دستور کی خلاف شور و غوغا کیا ہے انہین کافی سزا دیجائے قسطنطنیہ کے محکمہ جنگ
نے سلطانکی ہی اشارے سے نووارد فوج کے لیے سامان رسد کا کافی انتظام کر لیا
تھا جس وقت نووارد فوج کی کمانڈر حسین حسنی نے اعلان شائع کیا کہ موقوف
شدہ افسر فوراً اپنے عہدون پر بحال کئے جائین اور تمام فوج شیخ الاسلام کے
آگے حلف اٹھائے کہ وہ دستوری حکومت کی حمایت کریگی تعا یہ ساری باتین
ظہور پذیر ہو گئین مجرم گرفتار ہو گئے اور فوج نے حلف اوٹھا لیا بڑا کمال
یہ ہوا کہ نووارد فوج مین اور قسطنطنیہ کی فوج قلعہ مین اس بات کی خط و
کتابت ہوئی کہ جہانتک ممکن ہو خونریزی نہ ہونے پائے ترکی بیڑے نے
انجمن اتحاد و ترقی سے وفاداری کا حلف کر لیا قسطنطنیہ کی محافظ فوج کے
بہت سے سپاہیون نے افسرونکی اطاعت کرنے کا حلف اوٹھا لیا مگر بہت سے
سپاہی بدل گئے اور انھون نے کہا کہ جبتک ہمارے افسر سلطان کی اطاعت کا
حلف نہ اٹھائینگے ہم انکی اطاعت کا حلف نہین اٹھا سکتے آخر تک
نوجوان ترکی جماعت سلطان کو دھوکا دیتی رہی یہ خبر نہین کہان کی

تہذیب اور شایستگی ہے مثلاً مارشل شوکت پاشا نے سلطان کو لکھا کہ آپکی معزولی کی افواہیں جو لوگوں نے اڑا رکھی ہیں وہ محض غلط ہیں آپ اطمینان رکھیں حالانکہ یہ ایک طفل تسلی تھی اور سلطان اس بات کو خوب سمجھتے تھے ایک بات تو تعریف کے قابل یہ ضرور ہے کہ ترکوں میں قومی حس پیدا ہو چلی ہے ایسی حالت میں اسبات کی ضرور کوشش رہی کہ باہمی خونریزی نہ ہونے پائے مگر اصل میں یہ سارا احسان سلطان کا ہے جس نے اس نازک وقت میں بھی ملک کو عام بربادی سے بچالیا فرانس کی ملکی لڑائیاں اور شاہی خاندان کا قتل جمہوری حکومت کے لئے سہیب خونریزیاں تاریخی صفحات پر موجود ہیں اسکے مقابلے میں ترکی اس نازکی جنگ کو تو بالکل جانے دیجئے پھول سے تعبیر کر سکتے ہیں مگر پھر یہی کہا جائیگا کہ سارا احسان سلطان عبد الحمید کا ہی جس نے اصل میں خون کی ایک بوند بھی نہ گرنے دی اور ٹھنڈے پیٹوں قوم کے ہاتھ میں ملک کی باگ دیدی —

اعلان رسالہ انقلاب روم کا دوسرا حصہ جسمیں سلطان محمد خان پنجم کے حالات بالتفصیل درج ہیں انشاءاللہ عنقریب جبکر ہدیہ ناظرین ہوگا ــ

خاکسار حافظ عبد الحلیم مولف رسالہ ہذا

سلطان محمد رشاد خان غازی